بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱

الفضل
روزنامہ قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۹ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۷ رمضان المبارک ۱۳۶۱ ھ | ۱۹ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱۹

Multan Cantt

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۷ رمضان المبارک ۱۳۶۱ ھ

کیا احرار نے اپنی سابقہ بد اعمالیوں سے توبہ کر لی؟

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں ہم نے احرار کے سابقہ سیاسی طریق عمل کا جو ایک طرف تو جمہور مسلمانوں کے خلاف اور غیر مسلموں کے حق میں رہا ہے۔ اور دوسری طرف حکومت کے خلاف بغاوت کرنا۔ اس کے انتظام میں روڑے اٹکانا۔ اور جنگ کے سلسلہ میں کسی قسم کا تعاون نہ کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے رہے۔ اور اب بھی سمجھتے ہیں۔ ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ موجودہ فسادات کے دوران میں قیام امن کی خاطر اگر حکومت بعض احرار کی سرگرمیوں پر بھی پابندیاں عائد کرنا ضروری سمجھے۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کے خلاف آواز اٹھائی جائے۔ اور حکومت سے کہا جائے۔ کہ احرار کو گرفتار نہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اگرچہ اخبار "احسان" کے علاوہ اخبار "زمیندار" کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ لیکن "احسان" نے صرف یہ بتانے کے لئے۔ کہ "احسان" میں چودھری افضل حق کے بیانات پر جو بحث چل نکلی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا۔ کہ چودھری صاحب نے بالآخر مسلمانوں کے سیاسی نصب العین (پاکستان) سے پورے طور پر اتفاق کر لیا تھا۔ اور آج بھی احرار اس نصب العین سے پورے طور پر متفق ہیں۔ "الفضل" کے مضمون کو صرف اپنی طرف منسوب کر کے اس کے خلاف "الفضل کی الٹی منطق" کے عنوان سے خامہ فرسائی ضروری سمجھی ہے۔ مگر لکھا کیا ہے۔ یہ کہ:۔

"(۱) جہاں تک (احرار کے) پچھلے رویہ کا تعلق ہے۔ اسے جانے دیجئے۔ اس لئے کہ در توبہ تو بہرحال کھلا ہے" "(۲)" اگر پچھلے گناہوں کی لکیر پیٹی جائے۔ تو پھر ہر مسلم کی عافیت کی راہ بند ہو گی۔ اسلام کی کوئی خوبی ہے۔ تو یہی کہ اگر کوئی عمل بے خبری میں ایسا ہو جائے۔ اور توبہ کے بعد اس کی اصلاح کر لی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے" "(۳)" احرار نے جب غلط راستہ اختیار کیا تھا۔ تو اسلامی پریس نے سختی سے باز پرس کی تھی۔ اب وہ راہ راست پر ہیں۔ تو ان سے خواہ مخواہ چھیڑ خانی کیوں کی جائے" "(۴)" آج ضرورت ہے۔ کہ احرار کی تالیف قلوب کے لئے کوشش کی جائے۔ نہ یہ کہ ان کی دل شکنی کی جائے اور انہیں طعنے دیئے جائیں"

معلوم نہیں۔ "احسان" کی طرف سے احرار کی اس قدر ہمدردی۔ اور دلجوئی کی اصل وجہ کیا ہے۔ ممکن ہے۔ اگر کوئی اور پیش کرے تو "احسان" کو ناگوار گزرے۔ اس لئے ہم انہی سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ یہ "مدعی سست اور گواہ چست" کی مثال کیوں دوہرائی جا رہی ہے۔ کیا "احسان" کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے۔ کہ احرار نے اپنی سابقہ بد اعمالیوں سے توبہ کر لی ہے۔ اور در توبہ کے کھلے ہونے کا وعظ کر کے ان کی سفارش کی جا رہی ہے۔ پھر کیا احرار نے پچھلے گناہوں کا اعتراف کر کے آئندہ کے متعلق یقین دلا دیا ہے۔ کہ پھر وہ اب سابقہ طریق اختیار نہیں کریں گے۔ پھر کیا احرار نے معین طور پر بتا دیا ہے۔ کہ وہ سیاسی اور ملکی معاملات میں جمہور مسلمانوں کے ہمنوا رہیں گے۔ ذاتی اغراض کے ماتحت غیروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ اگر ان میں سے کسی ایک بات کا بھی احرار کی طرف سے اطمینان نہیں دلایا گیا۔ تو پھر انہوں نے توبہ ہی کب کی ہے۔ کہ ان کے لئے در توبہ کھلا ہو۔ اور انہوں نے سابقہ گناہوں پر ندامت کا اظہار کب کیا ہے۔ کہ انہیں جانے دینے کا سوال پیدا ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اب بھی داؤ لگائے بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور کانگرس سے گویے رُخی دکھا رہے ہیں۔ لیکن اس بات کے منتظر ہیں۔ کہ جس طرف زیادہ قیمت پڑے ادھر جھک جائیں۔ چنانچہ احرار کے گھر کے بھیدی تو اس دعوے کے ساتھ کہ "احرار دوستوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ ان کی مجلس کے اندرونی حالات کسی کو معلوم نہیں ہیں۔ احرار دوستوں کو یہ غلط فہمی دور کر دینی چاہیئے

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در محفل رنداں خبرے نیست کہ نیست"

ابھی سے لکھ رہے ہیں۔ کہ "تحریک آزادی کے اس نازک مرحلہ پر مجلس احرار کی روش جس قدر مذموم ہو گئی ہے۔ اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے۔ درست ہے۔" (اخبار "زمزم" ۱۵ ستمبر)

"احسان" کو احرار کے متعلق ایسا ہی حسن ظن ہے۔ اور وہ ان کی گزشتہ بد اعمالیوں کے متعلق ان کی توبہ کے قبول ہونے کا متمنی ہے تو اسے چاہیئے۔ کہ ان کے ذمہ وار اور سرکردہ اصحاب سے صاف الفاظ میں اعلان کرا دے۔ کہ آئندہ احرار کسی ایسے فعل کے مرتکب نہ ہونگے جو مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کے لئے افتراق و انشقاق کا باعث ہو۔ جس سے باہمی جنگ و جدال کی بنیاد پڑتی ہو۔ اور جس سے مسلمانوں کے متحدہ اور مشترکہ سیاسی مفادات کو نقصان پہنچتا ہو۔ اس کے بعد ہم نہ صرف احرار کے سیاسی رویہ کے متعلق کچھ نہ لکھیں گے بلکہ ان کی تالیف قلوب کے لئے کوشش کریں گے۔ وجہ یہ کہ ہمیں احرار کی ذات سے دشمنی نہیں۔ بلکہ ان کے اعمال سے نفرت ہے ان اعمال سے جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ہیں۔ احرار اگر ان سے توبہ کر لیں۔ اور متحدہ و مشترکہ مقاصد میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ تو یہ بات ہمارے لئے خوشی کا باعث ہو گی۔ مگر افسوس اس بات کا ہے۔ کہ غیروں کے ہاتھوں میں کھیلتے کھیلتے اور مسلمانوں کے مفادات کے خلاف جدوجہد کرتے کرتے خاص قسم کے احرار میں اب اس بات کا احساس ہی نہیں رہا۔ کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور اسلام کو بدنام کرنا ایک ایسا شرمناک فعل ہے کہ کسی کو مسلمان کہلاتے ہوئے اس کا وہم و گمان بھی نہیں آنا چاہیئے۔ "احسان" اگر اس قسم کا احساس احرار میں پیدا کرے اور واقعات سے اس کی تصدیق ہو جائے۔ تو ہم ان کی دلداری کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احباب کی اطلاع کے لئے ایک ضروری اعلان

شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" نے نظام سلسلہ کے خلاف ایک مضمون لکھا ہے۔ اس کے متعلق جیسا کہ امید کی جا سکتی تھی پیغامیوں اور دوسرے مخالفین سلسلہ نے شور مچایا ہوا ہے۔ بعض دوست پوچھ رہے تھے۔ کہ اس کے متعلق کیا کارروائی ہوئی ہے سوان دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ کارروائی ہو رہی ہے۔ اور چند دن تک اس کا اعلان ہو جائے گا۔

وظائف جوبلی فنڈ

احباب کو یاد ہو گا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سلور جوبلی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کی پیشکردہ رقم تین لاکھ کو قبول فرماتے ہوئے ازراہ کرم یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ اس رقم سے بعض وظائف دیئے جائیں گے۔ چنانچہ حضور نے اس اعلان کے بموجب اس وقت تک بعض نوجوانوں کو وظائف عطا بھی فرمائے ہیں۔ چنانچہ عبدالسلام صاحب کو انٹرنس کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں صرف اول ہی نہیں بلکہ سابقہ ریکارڈ کو توڑنے کی وجہ سے یکصد روپیہ بطور انعام اور ۳۰ روپے ماہوار وظیفہ دو سال کے لئے عطا فرمایا۔ اور امسال پنجاب یونیورسٹی میں اول رہنے کی وجہ سے ۴۵ روپے ماہوار کا وظیفہ دو سال کے لئے دینا منظور فرمایا ہے۔ اور ریکارڈ توڑنے کے ثبوت کی صورت میں انشاء اللہ کچھ رقم بطور انعام بھی عطا فرمائیں گے۔

ان کے علاوہ اس وقت سارہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبداللطیف صاحب مرحوم کو گزشتہ سال مڈل کے امتحان میں پنجاب میں سے اول رہنے کی وجہ سے ۸ روپے ماہوار کا وظیفہ دینا منظور فرمایا۔ نیز سلیمہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان کے سے گزشتہ سال انٹرنس کے امتحان میں اول رہنے کی وجہ سے ۱۵ روپے ماہوار کا وظیفہ منظور فرمایا ہوا ہے۔ احمدی نوجوانوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ان وظائف کا مستحق ثابت کر کے حضور کے اس اعلان سے فائدہ اٹھائیں۔ انچارج تحریک جدید

اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھو

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"ہماری نیت تحریک جدید کے روپیہ سے ایک ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے۔ جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو ملتا رہے۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہو گا یقیناً ان سب کو اللہ تعالےٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے۔ کہ اگر ہماری جماعت کے احباب اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ تو اپنی قربانیاں انکو حقیر نظر آنے لگیں۔"

ایسی مبارک اور بابرکت تحریک میں حصہ لینے والو! تحریک جدید کی یہ اہمیت آپ کے ایمان اور اخلاص سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ آپ نے تحریک جدید کے چندہ کو سب سے پہلے ادا کرنا ہے۔ کیونکہ اب سال ہشتم کی آخری میعاد بھی ۳۰ نومبر قریب آ گئی ہے۔ اگر اب بھی آپ نے غفلت سے کام لیا تو وقت گزر جانے کے بعد آپ کو ندامت اور حسرت حاصل ہو گی۔ اور پھر اس ندامت کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ پس آپ کوشش کریں۔ کہ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے زیادہ سے زیادہ ۲۹ رمضان المبارک تک اسے ادا کر لیں۔ کہ تحریک جدید کا چندہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور صدقات بھی زیادہ قبول ہوتے ہیں۔ پس آپ نہ صرف اپنا وعدہ سال ہشتم کا ہی پورا کریں۔ بلکہ یہ بھی دیکھ لیں۔ اگر کسی دوست سے گزشتہ کسی سال میں وعدہ کیا تھا۔ مگر ادا نہیں کیا۔ یا کوئی نہ کوئی سال خالی ہے۔ تو اب وہ بھی ادا کر لیں۔ تا آپ کی آٹھ سال کی ادائیگی ہو جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کیوں غضب بھڑکا خدا کا؟ مجھ سے پوچھو غافلو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ۹ مئی ۱۹۰۷ء کو ایک ہندو رئیس نے طاعون کے عذاب کے متعلق بعض سوالات کئے، جن کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو جوابات دیئے۔ وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں کیونکہ ان میں عذاب نازل ہونے کی حکمت اور اس کے دور ہونے کا طریق بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ آجکل بھی جنگ کی صورت میں ایک عالمگیر عذاب دُنیا پر چھایا ہوا ہے۔ اس لئے اس سوال وجواب کا مطالعہ دوستوں کے لئے بہت مفید ہو گا۔

رئیس۔ جناب تعجب ہی ہے کہ خدا کے ہوتے ہوئے یہ غضب ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ یہ خدا تعالےٰ کی باتیں ہیں۔ ان میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ خدا نے تو خود دُنیا پر یہ غضب نازل کیا ہے۔ اگر لوگ خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان لاتے تو اس قدر شرارتیں جو زمین پر ہو رہی ہیں نہ کرتے۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈر جاتے۔ مگر آپ دیکھتے ہیں۔ کہ خدا کا اقرار کر کے پھر دنیا پر ظلم اور فساد ہو رہا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے حکموں کی ہرگز پابندی نہیں کی جاتی۔ تو یہ تو ایک قسم کی خدا کے ساتھ بھی ہنسی ہے۔ پھر خدا تعالےٰ اس کو کب پسند کر سکتا ہے۔ اب یہ غضب آیا ہے جو دُنیا کو سیدھا کرے گا۔ خود اسی نے بھیجا ہے۔ وہ اپنے اسرار کو آپ ہی جانتا ہے۔ ہم لوگوں کو اس کی قدرتوں میں دخل دینے کا کیا حق ہے جب وقت آ جائے گا وہ خود رحم فرمائے گا۔ اور اس عذاب کو اٹھا لے گا۔ وہ ظالم نہیں ہے وہ تو ارحم الراحمین ہے۔

رئیس۔ حضور اب تو رحم ہونا چاہیئے۔ آپ ہی کچھ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی دُنیا کی اصلاح ہونا ضروری ہے۔ ہم تو اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کے ہر ایک فعل کو سراسر حکمت سمجھتے ہیں۔ یہ عذاب جو اس نے نازل کیا ہے۔ یہ بھی حکمت سے خالی نہیں ہے۔ لوگوں کے اعمال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی ان کو تکلیف نہیں ہے۔ اگر وہ اس تکلیف کو محسوس کر لیتے۔ تو میں دیکھتا۔ کہ ان میں تبدیلی شروع ہو جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ رہا ہمارا امر یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم اس کی قضا و قدر پر ہر طرح راضی ہیں۔ اور اسے دیکھتے ہیں۔ البتہ جب وہ خود ہمارے دل میں یہ بات ڈالے گا۔ تو ہم اس پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہماری دعاؤں کو سن لے گا۔ اور سب کچھ کر دے گا۔ فی الحال تو جو ہو رہا ہے۔ اس کی عین مرضی کے موافق ہے۔ جبتک وہ پسند کرے گا ہوتا رہے گا۔ اصل علاج یہی ہے۔ کہ خدا سے صلح کی جائے۔" (الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۷ء)

"حدیث النبیؐ" اور شرائط بیعت کا امتحان انشاء اللہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو ہو گا۔ مہتمم اطفال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات سید محمود عالم صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف - قادیان

(۲۲)

آریوں کی تحریک پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مضمون لکھا - جو چشمۂ معرفت کے آخر میں لگا ہوا ہے - وہ لاہور میں پڑھا جاتا تھا - آواز کی بلندی معلوم کرنے کے لئے مختلف لوگوں سے پڑھوا کر سُنتے رہے - حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ کو مضمون دے کر لاہور بھیجا - آریوں نے خلافِ وعدہ اپنے مضمون میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف بہت کچھ لب کشائی کی - جب لوگ لاہور سے واپس قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر پر بہت ناراض ہُوئے - کہ حضرت مولوی صاحب اور دُوسرے جماعت کے لوگ وہاں کیوں بیٹھے رہے - حضرت مولوی صاحب رضؓ کو خصوصیت سے بار بار مخاطب کرکے فرماتے رہے کہ جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی جارہی تھیں - تو آپ کس طرح بیٹھے رہے آپ کو فوراً اس مجلس سے چلے آنا چاہیئے تھا - قرآن شریف کا یہی حکم ہے - حضرت مولوی صاحب رضؓ چپ چاپ سر جھکائے سُنتے رہے - پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آریوں کے اعتراضات کے جواب سے فارغ ہو گئے - اور باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں بعض حوالوں کی ضرورت ہُوئی - تو سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور سے یہ کام لیا - آپ یہ حوالے لے کر مسجد مبارک میں ہی بیٹھ کر کچھ لکھنا چاہتے تھے - مگر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ کے عرض کرنے پر حضور اندر تشریف لے گئے -

اور نہایت ہی حسرت بھرے لہجہ میں فرمایا - اگر یہ لوگ تقوےٰ سے کام لیتے - تو معاملہ بالکل صاف تھا - نہ آپ ہلاک ہوتے - اور نہ دوسروں کو ہلاک کرتے ؛

(۲۳)

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں تشریف لائے - اور تبسم کرتے ہُوئے فرمایا - آج کفر نامہ کا بڑا سا پیکٹ آیا ہے - یہ تبسم چند سیکنڈ کے لئے تھا - پھر حضور خاموش ہو گئے - اور آپ کے چہرہ پر گہرے صدمہ کے آثار ظاہر ہونے لگے

(۲۴)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے - راستہ میں ایک خط پیش کیا گیا جس میں لکھا تھا کہ میری بیوی میری ماں سے بہت تنگ آئی ہُوئی ہے - حضور علیہ السلام نے پڑھ کر فرمایا - کہ یہ غلط ہے - ماں بیٹے کو ہزارہا تنگی اور ترشی کے ساتھ پالتی ہے - جوان کرتی ہے - خوشی خوشی شادی بیاہ کرتی ہے وُہی ماں بہو کو تنگ کرنے لگے - نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا - اصل یہ ہے - کہ بہو نافرمان ہے - ساس کی اطاعت نہیں کرنا چاہتی - اس لئے گھر میں فساد ڈال کر ماں بیٹے میں جدائی ڈالنا چاہتی ہے -

(۲۵)

ایک دفعہ عید کے دن حضرت مسیح موعودؑ پُرانے دھلے ہُوئے کپڑے پہنے مسجد مبارک میں تشریف لائے - حضرت اقدس کے تشریف لانے کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس لاہور تشریف لائے - اُنہوں نے کپڑے پیش کئے - حضور اٹھ کر اندر تشریف لے گئے - اور نئے کپڑے زیب تن کرکے فوراً مسجد میں تشریف لے آئے - نماز اور خطبہ کے بعد حضور علیہ السلام محراب میں کھڑے ہو گئے - اور لوگ ایک ایک کرکے حضور سے مصافحہ کرتے رہے - نماز حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے پڑھائی - اور خطبہ بھی حضرت مولوی صاحب رضؓ نے ہی پڑھا - چونکہ اس وقت بارش ہو رہی تھی - اس لئے حضور علیہ السلام نے بجائے عیدگاہ کے مسجد مبارک ہی میں نماز عید ادا کی - نماز سے پہلے لوگوں کے انتظار میں کچھ دیر بیٹھے بھی رہے ؛

(۲۶)

ایک مرتبہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے خطبہ جمعہ پڑھا - اور اپنے خطبہ میں زیادہ تر اس امر پر زور دیتے رہے - کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کی امت میں نبی آسکتا ہے - اور نبوت کے انکار کے رد میں یہ آیت ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا - کذالک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب ... کبر مقتا عند اللہ - بار بار پڑھی - یعنی یوسف کے بعد بھی نبی کی آمد سے انکار کیا گیا - کہ آئندہ نبی نہیں آئے گا - یہ خدا تعالےٰ کی سخت ناراضگی کا موجب ہے اس خطبہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سُنا

(۲۷)

سنہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لے گئے - تو ایک امریکن سیاح حضورؑ سے ملنے آیا - باتوں باتوں میں اُس نے یہ بھی پوچھا کہ کیا یورپ - امریکہ اور ہندوستان وغیرہ ممالک کے باشندے سب کے سب ایک ہی آدم کی اولاد ہیں - حضرت اقدس نے جواب میں فرمایا - کہ ابن عربی ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے - تو کشف میں دیکھا کہ ایک شخص دو آدمیوں کے [illegible] سے جہاں سے کوئی انسان گز[illegible] سکتا - بار بار گزرتا ہوا جا رہا ہے - ابن عربی صاحب نے بڑھ کر اس شخص کو پکڑ لیا - اور پوچھا - کہ آپ کون ہیں - شخص مذکور نے جواب دیا - کہ آدم - پھر ابن عربی صاحب کے دریافت کرنے پر کہ کون آدم ؟ شخص مذکور نے جواب دیا - کہ غالباً تمہاری مراد نوح کے باپ سے ہوگی - میں نوح کا باپ نہیں بلکہ نوح کے باپ سے پہلے سو آدم ہوں - پس اس کشف کے ماتحت ممکن ہے کہ امریکہ وغیرہ کے رہنے والے کسی اور آدم کی اولاد ہوں ؛

(۲۸)

لاہور میں ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا - کہ آپ م کے آنے کی ضرورت کیا ہے - حضورؑ نے فرمایا - لوگوں کی بے دینی - اُس نے کہا - کہ مسجدیں تو نمازیوں سے پُر ہوتی ہیں - حضورؑ نے فرمایا - پھر خدا سے پوچھو اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے ؛

(۲۹)

لاہور میں چند لوگ حضور علیہ السلام سے ملنے آئے - اور کفر و اسلام کا سوال پوچھا حضورؑ علیہ السلام نے فرمایا - میں نے نہ کسی کو کافر کہا ہے - اور نہ کافر بنایا ہے - وُہ خود اپنے کردار و افعال سے کافر بن گئے - اور مومن کو کافر کہہ کر کُفر خود ان پر لوٹ پڑا - اور دُوسرے ان کے ساتھ ہو گئے - آپ دوسروں سے کفر کا فتوےٰ دینے والوں کے خلاف کفر کا فتوےٰ شائع کرا دیں - بشرطیکہ نفاق نہ پایا جاتا ہو - میں انہیں مومن مان لونگا -

(۳۰)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے - کہ خدا کے مامورین کو خدا کے سوا کسی کی پروا نہیں ہوتی دُنیا خواہ کچھ کہے چنانچہ ایک مرتبہ میرے بھتیجے سائیں عبدالرحمٰن کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضورؑ شکایت ہُوئی - کہ وُہ ابھی تک یہیں ہے - اسے نکالا نہیں گیا - حضور نے مجھے کہلا بھیجا - کہ اگر آپ کو اس سے زیادہ محبت ہے - تو خود بھی ساتھ چلے جائیں ؛

(۳۱)

حضرت مولوی نورالدین رضؓ فرمایا کرتے تھے - کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو شخصوں کی لڑائی پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہنے لگے - میں مسجد مبارک میں کھڑا تھا - اور نیچے دو شخصوں کی لڑائی ہو رہی تھی - لڑتے لڑتے ایک نے دُوسرے کو جھوٹا کہا دُوسرا طیش میں آگیا - اور بار بار دہرانے لگا - کہ میں جھوٹا - میں جھوٹا - مجھے اس کے اس فقرہ سے بہت تکلیف ہُوئی - کاش وہ شخص جھوٹ کو اپنی طرف منسوب ہوتے دیکھ کر خدا تعالےٰ کی جناب میں جھکتا - اور توبہ و استغفار سے کام لیتا - اور اس طرح خدا تعالےٰ کو راضی کرتا - مگر اس نے اصرار کرکے خدا تعالےٰ کو ناراض کر لیا اگر وُہ اپنے نفس پر غور کرتا - تو اس کے سینکڑوں جھوٹ اس کے سامنے آجاتے - اور خدا تعالےٰ کی ستاری پر اس کی حمد کرتا - اور آئندہ کے لئے گناہ کی معافی چاہتا ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو فقرات کی تشریح

اخبار "زمزم" نے اپنی ۱۱ر ستمبر کی اشاعت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض ایسے اقتباسات پیش کئے۔ جن میں اس کے نزدیک درشت کلامی سے کام لیا گیا ہے۔ مثلاً "اے بدذات فرقہ مولویاں" یا آئینہ کمالات اسلام کا وہ فقرہ جس کا ترجمہ مخالفین احمدیت یہ کیا کرتے ہیں۔ کہ "ہر مسلمان مجھے مانتا اور میری تصدیق کرتا ہے۔ مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا" اس اعتراض کا اصولی جواب "الفضل" کی گزشتہ دو اشاعتوں میں تفصیل کے ساتھ دیا گیا۔ اور بتایا جا چکا ہے۔ کہ اسلام ہر موقعہ پر نرمی کی تعلیم نہیں دیتا۔ اور نہ فلسفۂ اخلاق میں یہ بات شامل ہے۔ کہ انسان کسی حالت میں سختی سے کام نہ لے۔ حتیٰ کہ چور کو چور۔ ڈاکو کو ڈاکو اور بداخلاق کو بداخلاق نہ کہے۔ مسلمانوں کا وصف اشداء علی الکفار بتایا گیا ہے۔ اور انہیں واغلظ علیھم کا درس دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں کفار کو ہیزم جہنم۔ کمثل الکلب اور بندر وغیرہ قرار دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ برمحل یا غیر محل استعمال سے ہی اخلاق اچھا یا بُرا رنگ اختیار کیا کرتے ہیں۔ نرمی کو ہم کتنا ہی اچھا قرار دیں۔ لیکن اگر وہ ایک ڈاکو کے مقابلہ میں استعمال کی جائے تو اس سے زیادہ بُری حرکت اور کوئی نہیں ہوگی اسی طرح محبت خواہ کیسا ہی قیمتی وصف ہو۔ اگر ناجائز رنگ میں اختیار کی جائے۔ تو مذہب اور تمدن اور اخلاق اسے کیسی بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں کشت وخون بظاہر کیسی بھیانک چیز ہے۔ لیکن اسلام ایسی حالت میں جب دین کی آزادی خطرہ میں ہو۔ جب مسلمانوں کو قبولِ اسلام کے جرم میں مارا جاتا ہو۔ اور جب انہیں ہجرت سے بھی روکا جاتا ہو۔ لڑائی کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس وقت یہ فعل اتنا خوبصورت بن جاتا ہے کہ الجنۃ تحت ظلال السیوف کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اور میدانِ قتال سے بھاگنے والے کو لعنت کا مورد بتایا جاتا ہے۔ پس اخلاق پر بحث کرتے وقت ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ جو فعل باموقعہ اور برمحل ہو۔ اور شریعت اس کی اجازت دیتی ہو۔ بہرحال اچھا ہی ہوتا ہے فرقہ مولویاں کو "بدذات" کہنے پر اخبار "زمزم" طعن وتشنیع پر اتر آیا ہے۔ لیکن کیا اسے معلوم نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے علماء کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں علماءھم شر من تحت ادیم السماء یعنی آخری زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے نظر آنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے۔ اب اس کی ذرا تشریح کیجئے۔ آسمان کے نیچے کیا کیا نظر آتا ہے کسبیاں بستی ہیں سؤر نظر آتے ہیں۔ کتے دکھائی دیتے ہیں۔ بندر دوڑتے پھرتے ہیں۔ بھیڑیئے نظر آتے ہیں غرض کس کس کا ذکر کیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان سب سے بدتر۔ اس زمانہ کے علماء ہوں گے۔ غور فرمائیے اگر اے بدذات فرقہ مولویان کہنا سخت ہے تو شر من تحت ادیم السماء کے مصداق مولویوں کو اور کن الفاظ میں خطاب کیا جا سکتا تھا۔

"آئینہ کمالات اسلام" کی زیر بحث عبارت کو پیش کرنا بھی رائی کا پہاڑ بنانے کے مترادف ہے۔ یہ کتاب صرف اردو میں نہیں بلکہ کچھ حصہ اس کا عربی میں بھی ہے۔ اور مشارُالیہ فقرہ عربی حصہ کا ہے اگر عربی کے الفاظ سیاق وسباق سمیت سمجھے جاتے تو کسی کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس لئے "زمزم" نے عبارت کو سیاق وسباق سے الگ کر کے پیش کیا۔ اصل عبارت آئینہ کمالات اسلام کی یہ ہے۔ وقد جُذِبت الی منذ دنوت العشرین ان انصر الدین واجادل البراھمۃ والقسیسین وقد الفت فی ھذہ المناظرات مصنفات عدیدۃ ومولفات مفیدۃ منھا کتابی البراھین ... وکتاب اخر سبق کلھا الفتہ فی ھذہ الایام اسمہ دافع الوساوس وھو نافع جداً للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویکفّون افواہ المخالفین تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷ ۵۴۸)

یعنی جب میری عمر بیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی۔ کہ میں دین اسلام کی مدد کروں۔ اور ہندوؤں اور عیسائیوں سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ اس موضوع پر میں نے متعدد اہم تصانیف شائع کیں۔ جن میں سے ایک براہین احمدیہ ہے۔ (اسی طرح سرمہ چشم آریہ توضیح مرام۔ ازالہ اوہام اور فتح اسلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا) میں نے حال ہی میں ایک اور کتاب تالیف کی ہے۔ جس کا نام دافع الوساوس رکھا ہے۔ اور جو پہلی تمام کتب سے سبقت لے گئی ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لئے جو اسلام کی خوبیوں کے متلاشی ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ مخالفین اسلام کا مونہہ بند کر دیں نہایت مفید کتاب ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کو ہر مسلمان محبت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا۔ اور ان کے معارف سے نفع اٹھاتا۔ اور ان باتوں کو جو میں نے ان میں بیان کی ہیں قبول کرتا۔ اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ ہاں وہ لوگ جو ذریۃ البغایا ہیں اور جن سے مراد وہی ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ وہ ان باتوں کو قبول نہیں کرتے۔

اس عبارت پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہاں یہ فرمایا ہے۔ کہ جو مجھے قبول نہیں کرتا۔ وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ حضور تو اپنی ان اسلامی خدمات کا ذکر فرما رہے ہیں۔ جو ہندوؤں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں آپ نے الٰہی تائید سے سرانجام دیں۔ اور فرماتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ یہ کتابیں اسلام اور قرآن کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ ہر مسلمان ان کو محبت بھری نگاہ سے دیکھتا۔ اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ ہاں بعض لوگ جو ذریۃ البغایا ہیں وہ نہیں مانتے۔ اور ان کا رد یہ اصرار کرتے ہیں مگر ذریۃ البغایا کی حضور نے خود ہی تشریح فرما دی۔ کہ اس سے مراد کنجریوں کی اولاد نہیں ہیں۔ بلکہ الذین ختم اللہ علیٰ قلوبھم وہ لوگ مراد ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالےٰ نے مہر لگا دی ہے۔ پس یہ کہنا کہ مسلمانوں کو نعوذباللہ حضور نے ذریۃ البغایا قرار دیا ہے۔ یا جو بھی آپ کا انکار کرتا ہے۔ اسے آپ نے ذریۃ البغایا قرار دیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا افترا اور کلام کے سیاق وسباق کو دیدہ دانستہ نظر انداز کر دینے کا نتیجہ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور کی ان کتب کو جن میں براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ وغیرہ شامل ہیں۔ اسلام سے محبت رکھنے والے مسلمانوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور انہیں ایسا محسوس ہوا۔ کہ گویا ان کتابوں کے ذریعہ ان کے لئے آب حیات مہیا کر دیا گیا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے براہین احمدیہ پر۔ جو ریویو لکھا۔ وہ اس بات کی بین شہادت ہے۔ انہوں نے لکھا "ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ کہ جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی" (اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر ۶) سرمہ چشم آریہ کو مسلم بک ڈپو لاہور نے اپنے خرچ پر طبع کرا کر شائع کیا۔ یہی حال اور کتب کا ہے۔ ہاں اگر یہ کتابیں پسند نہ آئیں تو آریہ سماجیوں کو۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے جواب میں تکذیب براہین احمدیہ۔ سرمہ چشم آریہ کے جواب میں خبط احمدیہ لیکھرام نے لکھیں پس متذکرۃ الصدر حوالہ میں ذریۃ البغایا ہرگز مسلمانوں کو قرار نہیں دیا گیا بلکہ یہ اشارہ صرف ان لوگوں کی طرف ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف اور اسلام کے دشمن تھے۔ اور جنہیں یہ پسند نہیں تھا کہ اسلام غالب آئے۔ اور ان کے مذاہب اس کے مقابلہ میں مغلوب دکھائی دیں۔ اس کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے۔ کہ ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زیر بحث تحریر لکھی جبکہ احمدی اور غیر احمدی کا ابھی سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس وقت جماعت کا کوئی نام بھی تجویز نہیں ہوا تھا۔ ایسے زمانہ میں کس طرح ممکن تھا۔ کہ آپ یہ کہدیں کہ نعوذباللہ "ہر مسلمان مجھے مانتا اور میری تصدیق کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا" رہا یہ کہ اشد ترین مخالفین اسلام کو بھی ذریۃ البغایا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سورۃ المرسلات میں ایک عظیم الشان پیشگوئی

لاسلکی نشر اور آتش بار جنگ کا ذکر

(۲)

والمرسلات عرفاً گواہ ہیں (وہ لہریں) جو بلندی سے لگاتار چھوڑی گئیں فالعاصفات عصفاً۔ پھر وہ تیز رفتاری سے چلنے لگتی ہیں۔ والناشرات نشراً (آواز کو) دور دور نشر کر دیتی ہیں۔ فالفارقات فرقاً باہم فرق و امتیاز قائم رکھتی ہیں۔ فالملقیات ذکراً پھر وہ بات کو ڈال دیتی ہیں۔ عذراً او نذراً الزام دینے کے لئے یا انذار کے لئے۔ یعنے لاسلکی پروگرام زمانہ جنگ میں (جس جنگ کی اس سورۃ میں خبر دی گئی) "عذراً او نذراً" پر مشتمل ہوگا۔

عذراً او نذراً

کتنا حکیمانہ کلام ہے۔ لاسلکی پروگرام ان دو لفظوں میں بیان کر دیا۔ عذراً کے معنی ہیں عذر خواہی اور الزام تراشی۔ نذر ..." انذار کے اصل معنی قاموس میں صرف اعلام ہیں یعنی ایک بات کا اس کو علم دے دینا۔ گویا اصل معنی انذار کے اعلام ہی ہیں یعنے ایک بات سے آگاہ کر دینا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ منذر۔ ایسا علم دینے والا ہے۔ جو قوم کو خطرات سے آگاہ کرے۔ پس انذار کے اصل معنی صرف دھمکانا ہی نہیں۔ بلکہ ایک علم دینا بھی ہیں۔ اور بالخصوص وہ علم۔ جو کسی آنے والے خطرہ سے آگاہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نذیر کے معنی لغت میں جاسوس بھی لکھے ہیں۔ کیونکہ وہ قوم کو دشمن کی پیشقدمی۔ اور خطرات سے آگاہ کرتا ہے۔ پس انذار کے معنے یہ ہیں۔ خبر دیتے ہوئے آگاہ کرنا۔ چوکس کرنا۔ اطلاع دینا۔ ڈرانا دھمکانا۔ اور انذار کے معنوں میں جاسوسی اطلاعیں بھی شامل ہیں۔ اقرب الموارد سے انذار کے مندرجہ ذیل معنے ثابت ہیں۔ انذرہ کے معنی ہیں (۱) کسی امر کی حقیقت سے اسے آگاہ کیا (۲) اس امر کے نتائج ظاہر ہونے سے پہلے اسے ہوشیار کر دیا (۳) خبر دیتے ہوئے اچھی طرح ہوشیار کرنے کو بھی انذار کہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۹۰۷)

مندرجہ بالا معنوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے لاسلکی پروگرام پر غور کریں۔ یہ سارے کام اس سے لئے جاتے ہیں۔ فرمایا عذراً یہ برقی لہریں ایک دوسرے کو الزام دینے کے لئے یا عذر تراشی کے لئے استعمال کی جائیں گی۔ فی زمانہ ریڈیو پروپیگنڈا انہیں سے یورپ کی متحارب قومیں جتنا پروپیگنڈا لاسلکی کے ذریعہ کرتی ہیں۔ شاید ہی کسی اور ذریعہ سے ہوتا ہو۔ ریڈیائی جنگیں ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کو الزام دیئے جاتے ہیں۔ بہانے تراشے جاتے ہیں۔ اور اپنے نقصان کو چھپایا جاتا ہے۔ محوری ریڈیو اس کام میں خوب مشاق ہیں۔ جب نازی عقاب کسی پر جھپٹنے کے لئے پر تول رہا ہو۔ تو پہلے نازی نشرگاہوں سے خوب لے دے ہوتی ہے۔ خوب الزام دیئے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا نذراً یعنے ان لہروں سے مندرجہ ذیل کام لئے جائیں گے۔ (۱) حقیقت حال سے آگاہ کرنا۔ یعنی جنگ کی حالت اور ملکی خبروں سے مطلع کرنا۔ اور دشمن کی پیشقدمی کی خبر دیتے ہوئے قوم کو اچھی طرح ہوشیار کرنا (۲) اطلاعات (۳) آنے والے خطرہ سے پہلے آگاہ کرنا۔ اور کسی امر کے نتائج ظاہر ہونے سے پیشتر اچھی طرح چوکس اور ہوشیار کر دینا (۴) جاسوسی (۵) ڈرانا دھمکانا۔ لاسلکی کے یہ سارے کام آج ہمارے سامنے ہیں۔ ملکی و غیر ملکی خبریں دی جاتی ہیں۔ خطرناک جنگی حالات انہی لہروں کی زبانی ہم سنتے ہیں۔ بعض امور کی حقیقت سے ہمیں مقررہ آگاہ کرتے ہیں۔ بری۔ بحری اور فضائی فوجوں کو مختلف نوع کی اطلاعیں پہنچائی جاتی ہیں۔ ان لہروں کو جاسوسی کے لئے استعمال کئے جانے کی خبریں ہم روزانہ اخباروں میں پڑھتے ہیں۔ خفیہ نشرگاہوں کا قیام اور پھر پیراشوٹروں کے پاس خفیہ خفیہ اطلاعات پہنچانے کے لئے یہی لاسلکی آلات ہوتے ہیں۔ پھر ان لہروں کے ذریعہ حکومتیں کمزور حکومتوں کو ڈراتی دھمکاتی ہیں خطرے سے پہلے آگاہ کرنے کے بڑے بڑے کام ان لہروں سے لئے جاتے ہیں (۱) دشمن کی پیشقدمی سے فوجوں اور قوم کو ہشیار کیا جاتا ہے اور قومی جذبات کو ابھارا جاتا ہے (۲) یہ لہریں ہوائی جہازوں کو آنے والے طوفان سے خبردار رکھتی ہیں۔ (۳) سمندری طوفانوں کی آمد کی خبر یہ لہریں جہازوں کو پہلے ہی سے دے رکھتی ہیں۔ (۴) ہوائی حملہ سے پیشتر یہ لہریں بتا دیتی ہیں۔ کہ دشمن کے جہاز حملہ کے لئے فلاں سمت سے آ رہے ہیں۔ (۵) اڑتے ہوئے ہوائی جہازوں کو ان کے مستقر سے واقف رکھتی ہیں۔ "مارکونی" لاسلکی کا موجد جس نے لاسلکی کو پروان چڑھایا کہتا ہے حالانکہ لاسلکی خشکی اور تری دونوں میں خبر رسانی کا ایک اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ ایک ملک کو دوسرے ملک سے دور افتادہ مقامات کو بڑے شہروں سے متحرک فوجی اسٹیشن اور اڑتے ہوئے ہوائی جہازوں کو ان کے مستقر سے باخبر رکھتی ہے ...... لیکن میرے خیال میں لاسلکی کا سب سے بڑا فائدہ اس کے بحری استعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی اس کا پہلا استعمال بھی تھا۔ اس کی تاریخ کی ابتدا یعنے جنوری ۱۹۰۹ء ہی میں لاسلکی کو ایک مصیبت میں پھنسے ہوئے جہاز کی مدد کی خاطر استعمال کیا گیا تھا۔ جب سے اب تک جنگ کے زمانے میں ہزاروں کی جان بچانے کے علاوہ امن کے زمانے میں بھی ہزاروں جانیں تلف ہونے سے اور بہت سے قیمتی مال برباد ہونے سے لاسلکی کے ذریعہ بچائے گئے۔ اس لئے مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ لاسلکی کا یہی پہلو ہے جو مجھے ذاتی طور پر سب سے زیادہ تشفی دیتا ہے" (معلومات سائنس)

آگے فرمایا انما توعدون لواقع جو تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ واقع ہو کر رہے گا۔ یہ وعدہ اگلی آیات میں بیان کیا گیا۔ یعنی مکذبین کی ہلاکت اور آتش بار یوم الفصل کا قیام۔ یہ یاد رہے کہ سورۃ المرسلات میں ایک آتشین جنگ کا ذکر ہے۔ اور مکذبین کی عبرتناک سزا اور یوم الفصل کے قیام کی پیشگوئی اور لاسلکی لہروں کو اس بہت بڑے عذاب جنگ کے لئے بطور گواہی علامت یا نشان کے پیش کیا ہے۔ گویا یہ ظاہر کیا ہے کہ لاسلکی بھی اس جنگ کا ایک پہلو ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ لاسلکی کے کام ایسے بیان کئے گئے ہیں۔ جو کہ زمانہ امن کی نسبت زمانہ جنگ سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے لاسلکی کے پروگرام کو عذراً او نذراً کے الفاظ سے ظاہر کیا۔ زمانہ جنگ کی لاسلکی کا پروگرام کیا ہوتا ہے؟ یہی خطرناک خبریں۔ الزام تراشی۔ اطلاعات۔ خطرات سے پہلے آگاہی۔ بہانہ بازی اور الزام تراشی۔ ڈرانا دھمکانا۔ گویا خطرناکیاں ہی خطرناکیاں ہیں۔ پس سورۃ مرسلات کے شروع میں زمانہ جنگ کی لاسلکی کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔

یوم الفصل اور مکذبین کی ہلاکت

آگے فرمایا و اذا الرسل اقتت لای یوم اجلت لیوم الفصل ویل یومئذ للمکذبین الم نہلک الاولین ثم نتبعہم الآخرین کذالک نفعل بالمجرمین۔ ویل یومئذ للمکذبین۔ (المرسلات)

اور جب رسولوں کا وقت مقررہ آجائے کس دن کے لئے اجل مقرر کی گئی ہے۔ فیصلہ کے دن کے لئے اور تجھے کیا معلوم فیصلہ کا دن کیا ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔ کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا۔ پھر ہم پچھلوں کو ان کے پیچھے بھیجیں گے (اور ہلاک کریں گے) اسی طرح ہم مجرموں سے سلوک کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۔

حب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا

حب جوانی

استعمال کریں قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اِن آیات میں الم نھلک الاوّلین میں پہلوں کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ اور آخرین سے مراد آخری زمانہ کے مکذبین ہیں۔ اِن آیات سے ظاہر ہے۔ کہ جب آخری زمانہ کے عذاب کے متعلق رسولوں کی میعاد ٹھیک وقت پر لائی جائیگی۔ تو وہ یوم الفصل (فیصلہ کا دن) قائم ہوگا۔ جو صلیب پرست اقوام یاجوج ماجوج کے لئے ازل سے مقدر ہے۔

پرستاران صلیب سے خطاب

یہ فیصلہ کا دن کیونکر قائم ہوگا؟ یہ کیسا دن ہوگا؟ مجرم کیسے ہلاک ہونگے؟ آگے فرمایا۔ کہ اس دنیا میں اِن قوموں کے لئے آتش بار آلات جنگ کے ذریعہ جہنم برپا کی جائیگی۔ چنانچہ صلیب پرست قوموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ انطلقوا الیٰ ماکنتم بہ تکذبون۔ یعنی جس بات کو تم جھٹلاتے تھے اُس کا مشاہدہ کرنے کے لئے چل پڑو۔ انطلقوا الیٰ ظل ذی ثلاث شعب۔ سہ شاخہ صلیبی سایہ کی پناہ حاصل کرنے کے لئے چل پڑو۔ لا ظلیل جو نہ سایہ دار ہے۔ کہ اس کا سایہ اوپر کی آتش باری سے پناہ دے۔ ولا یغنی من اللھب اور نہ شعلہ زن آگ سے زمین پر اس کے ذریعہ پناہ ملے۔ یعنی صلیب کا سایہ اُن قوموں کو بچا نہ سکیگا۔ انھا ترمی بشرر۔ یہ تباہ کن آلات جہنم بڑے بڑے شعلہ زن انگارے پھینکیں گے۔ کالقصر۔ یہ شعلے یوں اٹھیں گے۔ جیسے اونچے محل۔ کانّہ جمالۃ صفر۔ جیسے سُرخ اونٹوں کی قطاریں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگی چلی آرہی ہوں۔ آگے چل کر فرمایا۔ فان کان لکم کید فکیدون۔ اس عذاب سے بچنے کے لئے اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے۔ تو میرے خلاف کرلو تاکہ تمہارے دل میں حسرت نہ رہے۔ ویل یومئذ للمکذبین۔ لیکن یاد رکھو اس دن انسانی تدبیروں کا خاتمہ ہوگا اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی اور خرابی ہے...... کلوا وتمتعوا قلیلا انکم مجرمون۔ کھاؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔ لیکن تھوڑے دنوں تک آخر تم مجرم ہو۔

یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں صلیب پرست اقوام یاجوج ماجوج کے لئے ایک بہت بڑی آتش بار جنگ کی خبر دی گئی۔ اور یہ کہ تباہ کن آلات جنگ بڑے بڑے شعلہ زن انگارے پھینکیں گے یہ رامیات شرر یعنی شعلہ بار جہنمی آلات پے در پے قطار اندر قطار آئیں گے کانّہ جمالۃ صفر جیسے سُرخ اونٹوں کی قطاریں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگی چلی آرہی ہوں۔ آج آتش بار ٹینکوں کے جھنڈوں نے کانّہ جمالۃ صفر کا منظر بھی پیش کر دیا۔ اور ہوائی جہاز جو پرے باندھ کر بڑے بڑے انگارے پھینکنے کے لئے آتے ہیں۔ اور زمین پر دوزخ اتار دیتے ہیں۔ اس پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں۔ انھا ترمی بشرر کالقصر کانّہ جمالۃ صفر کا منظر یاجوج ماجوج کے ذریعہ پورا ہوگا۔ اس کا ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پیشگوئی سے بھی ملتا ہے۔ فرمایا:- یرسل اللہ طیرا کاعناق البخت اللہ تعالےٰ آسمان سے اُونٹوں کی گردنوں جیسے بڑے بڑے قوی ہیکل پرندے بھیجیگا فتحملھم وتطرحھم فی النار۔ اور وہ انہیں یعنی یاجوج ماجوج کو اٹھا اٹھا کر (جنگ کی) آگ میں پھینکتے جائیں گے۔ انہی قوی ہیکل پرندوں (یعنی ہوائی جہازوں) کو حدیث میں اعناق البخت اور قرآن مجید میں جمالۃ صفر سے تشبیہ دی۔

مختصر یہ کہ مذکورہ آیات میں ایک آتش بار جنگ کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ اقوام یاجوج ماجوج کے لئے ازل سے مقدر تھا۔ اور یہ کہ اس جنگ کا زمانہ "یوم الفصل" کا مصداق ہوگا۔ وہ فیصلہ کُن دن ہونگے۔ اس عظیم الشان عذاب کے لئے زمانہ جنگ کی لاسلکی کو بطور علامت اور نشان کے پیش کیا۔ اور یہ ظاہر کیا۔ کہ لاسلکی بھی اس زمانہ میں دوسری ایجادات جنگ کے پہلو بہ پہلو اور دوش بدوش کام کریگی۔

احقر عبدالقادر لائل پور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

موجودہ فسادات کے نقصانات

گاندھی جی ایک عرصہ سے عدم تشدّد کی تلقین کر رہے ہیں۔ اُسے کامیابی کا واحد ذریعہ بتا رہے ہیں۔ اور ہر حالت میں حتّٰی کہ عزت وآبرو کی بربادی کے مواقع پر بھی ہاتھ اٹھانا جائز نہیں سمجھتے لیکن جب بھی کوئی موقع پیش آیا۔ لوگوں نے خود حفاظتی کے طور پر نہیں بلکہ ازراہِ ظلم وستم شرمناک سے شرمناک تشدّد سے کام لیا۔ اور اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا۔ کہ ہر حالت میں عدم تشدّد پر عامل رہنا تو الگ رہا۔ ظلم وستم سے باز رہنے کی اہلیت بھی گاندھی جی ان میں پیدا نہیں کر سکے۔ اس بات کو موجودہ فسادات نے بالکل مبرہن کر دیا ہے۔ ایسے نازک وقت میں جب کہ بقول سر ریجنالڈ میکسویل ہوم ممبر "ایک دشمن ہمارے دروازوں پر ہے۔ اور دوسرا ہمارے دروازوں کے نزدیک ہے۔ ملک میں جو تباہی برپا کی ہے اس کی کسی قدر تفصیل مسٹر ایمری وزیر ہند کی تقریر سے جو انہوں نے ہندوستان کے حالات پر دارالعوام میں کی۔ اور ہوم ممبر حکومت ہند کے اس بیان سے جو انہوں نے سنٹرل اسمبلی میں دیا۔ معلوم ہوسکتی ہے۔ مسٹر ایمری نے بتایا۔ کہ اس وقت تک قریباً ساڑھے تین سو ریلوے سٹیشنوں کو حملوں کا نشانہ بنایا جاچکا ہے۔ ۲۴ گاڑیاں پٹڑی سے اتاری گئیں۔ صرف بہار کے صوبہ میں ۶۵ تھانوں پر حملے کئے گئے۔ جن میں سے چالیس تو بالکل تباہ کر دیئے گئے۔ سی۔ پی میں ایک مجسٹریٹ اور ایک پولیس افسر کو جان سے مار دیا گیا۔ ایک اور جگہ دو افسروں کو مٹی کا تیل ڈال کر زندہ جلا دیا گیا۔

ہوم ممبر حکومت ہند نے بتایا۔ کہ اس وقت تک ۳۱ ہندوستانی پولیس مین اور ۱۱۔ گورہ فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور بڑی بھاری تعداد میں پولیس کے ملازم مجروح ہوئے ہیں۔ مفسدوں نے ایسے نازک حالات پیدا کر دئے۔ کہ ساٹھ مقامات پر

حب اٹھرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

شباکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شباکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے شباکن پنجاب کے علاوہ سندھ بنگال بہار۔ یو۔ پی اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے۔ ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہے۔ ملیریا آرہا ہے۔ آج ہی ایک شیشی خرید لیں۔

قیمت بکلیعد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

فوج کی مدد کے بغیر قیام امن مشکل ہو گیا اس کے علاوہ کئی مقامات پر فوج موجود رہی۔ گو قیام امن میں اس سے کام لینے کی نوبت نہ آئی۔ یہ تو سرکاری ملازمین کے نقصان کا اندازہ ہے۔ پبلک کا جو جانی نقصان ہوا۔ وہ الگ ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان عدم تشدد کا سبق دینے والوں کی وجہ سے کس قدر لوگ پولیس اور فوج کی گولیوں کا شکار ہوئے پھر ہندوستانی مردوں۔ عورتوں اور بچوں سے بھری ہوئی دو درجن گاڑیاں پٹڑی سے اتار دینے سے کسقدر بچے یتیم کس قدر عورتیں بیوہ اور کتنے والدین اپنے پیارے بچوں سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گئے۔

رسل و رسائل کے ممبر نے اسمبلی میں بتایا۔ کہ اس شورش کے دوران میں ۵۵ ڈاکخانوں پر حملے کئے گئے۔ جن میں سے اکثر کو لوٹ لیا گیا۔ عمارتیں جلا دی گئیں۔ صرف ریلوے کے محکمہ کو ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔ اور بھی بہت سی سرکاری عمارتیں مختلف مقامات پر نذر آتش کر دی گئیں۔ ہندوستانیوں کی جائیدادوں کو بھی اس بد امنی کے دوران میں نقصان پہنچنا ایک لازمی امر تھا۔ اور پھر سرکاری جائیدادوں کا نقصان بھی دراصل ہندوستانیوں کا ہی نقصان ہے کیونکہ گورنمنٹ لوگوں پر ہی اجتماعی جرمانے کر کے تمام رقم پوری کر رہی ہے۔ پھر ریلوں اور تاروں وغیرہ کے انتظامات میں گڑبڑ پیدا کر دینے کا ایک خطرناک نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ملک میں ایک جگہ سے دوسری جگہ اشیاء ضروری کا پہنچنا محال ہو گیا اور اس طرح بعض چیزوں کی قیمتیں دگنی تک بڑھ گئیں۔ اس آڑ میں دوکانداروں نے ان چیزوں کے بھاؤ بھی بڑھا دیئے۔ جو باہر سے نہیں آتیں۔ اور اس طرح غرباء کو شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس پر طرہ یہ کہ بعض اشیاء میسر ہی نہیں آ رہیں۔ اس کے علاوہ مختلف کارخانوں میں ہڑتالیں کروائی گئیں۔ اور اس وجہ سے غریب طبقہ سے تعلق رکھنے والے مزدوروں کو کثیر مالی خسارہ برداشت کرنا پڑا۔

یہ مختصر سا خاکہ ہے۔ ان لوگوں کی خدمت وطن کا۔ جنہیں گاندھی جی گذشتہ ربع صدی سے عدم تشدد کی تعلیم دیتے چلے آ رہے ہیں۔ سر ریجنالڈ میکسویل نے اپنی تقریر میں واضح طور پر کہا ہے۔ کہ حکومت کے پاس ایسی معلومات ہیں۔ جن کی موجودگی میں کانگرس کو ان واقعات کی ذمہ داری سے بری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مثلاً ٹیلیگراف اور ٹیلیفون وغیرہ کے تار کاٹنے کے لئے مخصوص اوزار استعمال کئے گئے۔ جنکا استعمال ناواقف آدمی کر نہیں سکتا۔ اندھرا پرادنشل کانگرس کمیٹی کی جاری کردہ ہدایات جنہیں مدراس گورنمنٹ نے اپنے ایک کمیونک میں شائع کرایا تھا کانگرس کے ساتھ ان واقعات کا تعلق ثابت کرنے کے لئے ایک کافی ثبوت ہے۔ سر میکسویل نے کہا۔ کہ لوٹ مار اور آتشزدگی کے جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان کی نوعیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ مانا نہیں جا سکتا۔ کہ ان کی سکیم فوراً تیار کر لی گئی۔ بلکہ پہلے سے طے شدہ سکیم تھی۔ کئی مشہور کانگرسیوں خصوصاً بہار کے کانگرسیوں کو کھلم کھلا عوام کو تشدد اور لوٹ مار کے لئے بھڑکاتے ہوئے دیکھا گیا۔ سر میکسویل نے ایک اور عجیب بات اس سلسلہ میں یہ بیان کی۔ کہ کئی مشہور کانگرسی بمبئی کے اجلاس کے فوراً بعد غائب ہو گئے اور اب تک غائب ہیں۔ وجہ معلوم نہیں کہ کیوں۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ سرکاری جائیدادوں کو نقصان پہنچانے والوں نے کافی ہنر اور ٹیکنیکل تعلیم کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ اور ان سب باتوں کی بنا پر کانگرس کو ان بے حد تشویشناک واقعات کی ذمہ داری سے بری قرار نہیں دیا جا سکتا۔

سر میکسویل نے اعلان کیا۔ کہ مسلمان اور پسماندہ اقوام مجموعی طور پر ان فسادات سے الگ رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انہیں عام طور پر ان اجتماعی جرمانوں سے مستثنیٰ رکھا جا رہا ہے۔ جو سرکاری جائیدادوں کے نقصانات کو پورا کرنے کے لئے پبلک سے وصول کئے جا رہے ہیں۔ بمبئی۔ مدراس اور یو۔ پی۔ کی حکومتیں اپنے اعلانات میں اس کا اظہار کر چکی ہیں۔ اور عام طور پر ہر جگہ ایسا ہی ہوگا۔

ایک اور اطمینان بخش پہلو جو سر میکسویل کی تقریر سے سامنے آیا ہے یہ ہے۔ کہ تمام سرکاری ملازم حتیٰ کہ ادنیٰ درجہ کے سرکاری ملازم بھی بحیثیت مجموعی وفادار رہے اور ثابت قدمی اور جانفشانی کیساتھ مفوضہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ انہیں مخالف نہ بنانے بلکہ اکثر حالات میں خوفزدہ اور مرعوب کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ مگر وہ اپنے وظائف کی ادائیگی میں ثابت قدم رہے۔ حتیٰ کہ بعض کو شدید زخم پہنچے۔ اور بعض نے تو اپنی جانیں بھی فرض ادا کرتے ہوئے دیدیں۔ مگر وہ فسادیوں کے اثر میں نہ آئے۔ سر میکسویل نے کہا۔ ہم ایسے وفادار جاں نثاروں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ پھر یہ امر بھی موجب اطمینان ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان

قادیان میں پانچ دوکانیں اور ایک مکان بڑے چوک میں قابل فروخت ہیں قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود مل کر ہو سکتا ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد فیصلہ کریں۔

چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان

سرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو۔ یا نظر کمزور ہو۔ سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔ قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہو چکا ہے قیمت فی تولہ عگا ر چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونے والا نزلہ بیماریوں کی جڑھ ہے اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے۔

قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہیک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

سٹ ہیک ورکس قادیان

B. 45

صندلین

کمی خون کو دور کرنے کیلئے نیز جلدی امراض کیلئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص ۱/۲ ۵۰ قرص ایک روپیہ

اکسیر معدہ

بدہضمی۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کیلئے مفید ہے قیمت یکصد قرص ۱/۲ ۵۰ قرص ایک روپیہ

کے منگوانے کا پتہ

دواخانہ نور الدینؓ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دہلی - ۱۶ ستمبر - ہندو مہا سبھا کی مصالحتی سب کمیٹی کی طرف سے درخواست کی گئی تھی کہ گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں سے ملکی صورت حالات پر تبادلہ خیالات کی اجازت دی جائے - معلوم ہوا ہے - کہ وائسرائے ہند نے اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے *

پورٹ لوئیس - ۱۶ ستمبر - معلوم ہوا ہے - کہ مڈغاسکر کے گورنر جنرل نے برطانی کمانڈر سے درخواست کی ہے - کہ جنگ کو ختم کر دیا جائے - صلح کی گفت و شنید کرنے کے لئے وہ اپنے نمائندے برطانی کمانڈر کے پاس بھیج رہا ہے *

ماسکو - ۱۶ ستمبر - آج روسیوں کو سٹالن گراڈ سے نکال دینے کے لئے جرمن ٹینکوں نے مغرب کی طرف سے بھیانک حملہ کیا - اور روسی صفوں میں دراڑ پیدا کر کے دو بار آگے نکل جانے کی کوشش کی - مگر ناکام رہے - اس کوشش میں ۴۰ جرمن ٹینک اور ایک ہزار جرمن سپاہی کام آئے - سٹالن گراڈ کے صنعتی اور رہائشی رقبوں میں جنگ ہو رہی ہے *

واشنگٹن - ۱۶ ستمبر - امریکہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مڈوے کی لڑائی میں جو جون میں ہوئی تھی - امریکن بیڑے کا ایک طیارہ بردار جہاز غرق ہو گیا *

دہلی - ۱۶ ستمبر - سنٹرل اسمبلی میں ہوم ممبر نے ایک سوال کے جواب بتایا - کہ کانگرسیوں نے ملک میں جو شورش بپا کی - اس کے نتیجہ میں پولیس کے فائروں سے سارے ملک ۶۵۸ آدمی ہلاک اور ۳۰۰۰ زخمی ہوئے - سات سول افسران ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے - پولیس نے کوئی جائیداد برباد نہیں کی - اور نہ جلائی *

برلن ۱۶ ستمبر - ایک جاپانی مشن کل استنبول پہنچیگا - اور وہاں ایک ہفتہ قیام کر کے ذمہ وار ترکی افسروں سے بات چیت کر کے واپس برلن آجائے گا *

واشنگٹن ۱۶ ستمبر - آج پیسیفک وار کونسل کے اجلاس میں ہندوستان کا سوال بھی زیر بحث آیا - نیوزی لینڈ کے نمائندہ نے کہا - کہ برطانیہ نے مخلصانہ پیش کش کر دی ہے - اور ہندوستانیوں سے کہہ دیا ہے - کہ اپنی حکومت قائم کر لیں تو وہ اپنی حکومت ہٹا لیں گے - صرف ایک شرط ہے - کہ اس ملک کو اتحادی اقوام کے مفاد کی حفاظت کے لئے ضرور استعمال کیا جائے گا *

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۱۶ ستمبر - رائٹر کی اطلاع ہے کہ بحیرہ اٹلانٹک میں اتحادی جہازوں کے ایک قافلہ پر جرمن آبدوزوں نے سخت حملہ کیا - مگر جرمنوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے - کہ اس حملہ سے ۱۹ اتحادی جہاز ڈوب گئے *

دہلی ۱۶ ستمبر - آج مسلم لیگ پارٹی کے ممبر سر یامین خان نے سنٹرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ حکومت کی سی آئی ڈی اچھی نہیں - جس نے اسے ملک کے حالات سے اچھی طرح آگاہ نہ کیا - حکومت نے تھرڈ کلاس آدمیوں کو اگز کٹو کونسل کا ممبر بنا رکھا ہے - جو معاملات کو سلجھانے کی قابلیت نہیں رکھتے - اگر کانگرس کے ساتھ حکومت کوئی سمجھوتہ نہ کر سکی تھی تو اسے مسلم لیگ پر اعتماد کرنا چاہیئے تھا *

ملبورن - ۱۶ ستمبر - جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے - کہ مورسبی کی طرف بڑھنے والی جاپانی فوج کو ابھی تک سٹینلے کی پہاڑیوں میں روکا گیا ہے - فریقین کے گشتی دستوں میں زبردست مقابلہ ہو رہا ہے - اور طیارے بھی بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں - جزائر سالومن کے کھوئے ہوئے علاقہ پر دوبارہ قبضہ کی غرض سے جاپانیوں کی تازہ دم فوجیں اتر رہی ہیں - گوڈال کنال کے ہوائی اڈے پر جاپانی طیاروں نے بمباری کی *

بمبئی ۱۶ ستمبر - سر سپرو اور مسٹر جیکر نے مسٹر چرچل کی تقریر کے متعلق ایک بیان دیا ہے - جس میں اسے افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے - کہ اگر کانگرس ملک کی نمائندہ نہیں - تو مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا کو کیوں ملک کی نمائندہ نہیں سمجھا جاتا *

دہلی - ۱۶ ستمبر - سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ڈیفنس سکرٹری نے بتایا - کہ گذشتہ اپریل اور مئی میں برطانی ہند پر جاپانیوں نے سات حملے کئے - جن میں سے چھ فوجی ٹھکانوں پر ہوئے - ان حملوں سے ۲۸۵ آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے - ان کے متعلق مزید معلومات نہیں دی جا سکتیں - کیونکہ ان سے دشمن کو فائدہ پہنچتا ہے *

دہلی - ۱۶ ستمبر - انٹرنیشنل ریڈ کراس نے جاپانیوں کی قید میں جنگی قیدیوں سے خط و کتابت کرنے والوں کو مشورہ دیا ہے - ان قیدیوں کو جو چٹھیاں بھیجی جائیں وہ انگریزی زبان میں اور ٹائپ شدہ ہوں - اس ہدایت پر عمل کرنے سے چٹھیاں جلد اور باآسانی پہنچ سکیں گی *

دہلی - ۱۶ ستمبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ جنرل ویول نے حال میں مشرقی ہندوستان کی فوجی چوکیوں کا معائنہ کیا ہے *

چنکنگ ۱۶ ستمبر - ایک ماہ کے دورہ کے بعد مارشل چیانگ کائی شیک یہاں واپس پہنچ گئے ہیں - اس اثناء میں آپ نے چین کے شمال مغربی حصوں کا دورہ کیا ہے - اس وقت کہنوا کے پاس لڑائی ہو رہی ہے - جاپانیوں نے اس کے شمال مشرق میں جو حملہ کیا تھا - اس میں منہ کی کھائی *

لنڈن - ۱۶ ستمبر - انقرہ کی اطلاع ہے کہ معتبر حلقوں کے بیان کے مطابق مارشل رومیل سخت بیمار ہے - اور جرمن ہائی کمانڈ اسے جرمنی لے جانے کے لئے مشورہ کر رہا ہے - یہ بھی افواہ ہے کہ وہ لڑائی میں مارا جا چکا ہے *

ماسکو - ۱۷ ستمبر - آج دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب کی بستیوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے - جرمن برابر بڑھتے جاتے ہیں - اور گھمسان کی لڑائی جاری ہے - روسی ہر مکان کے بالائی حصہ - نچلے حصہ - بلکہ ہر کھڑکی میں سے دشمن پر گولیاں برسا رہے ہیں - گروزنی کی طرف جو جرمن فوج پیشقدمی کر رہی ہے - اسے روسیوں نے مولسٹاف کے قریب روکا ہوا ہے - وسطی محاذ پر روسیوں نے دشمن سے ایک مضبوط چوکی چھین لی *

لنڈن - ۱۷ ستمبر - برطانی طیاروں کے ایک بہت بڑے دستہ نے کل رات جرمنی میں روہر کے علاقہ پر زبردست حملہ کیا - یہ اس مہینہ میں جرمن علاقوں پر نواں حملہ تھا - اس کا پورا حال ابھی معلوم نہیں ہوا - مگر جگہ بجگہ آگ لگ گئی - حملہ کی شدت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے - کہ ۳۹ برطانی طیارے واپس نہیں آسکے *

دہلی - ۱۷ ستمبر - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ ہندوستانی ہوائی فوج کے ہوائی جہازوں نے مانڈلے پر حملہ کیا - اور اس کے اردگرد جاپانی کشتیوں اور جہازوں پر بم برسائے گھاٹ پر بھی کئی بم لگے - تمام حملہ آور جہاز سلامتی سے واپس آگئے *

دہلی - ۱۷ ستمبر - آج سنٹرل اسمبلی میں ملکی حالت پر بحث کے دوران میں سر ضیاء الدین احمد نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ کانگرس ملک میں قومی حکومت قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی - جب تک کہ وہ مسلم لیگ کے مطالبات کو تسلیم نہ کرے - ملک میں اس وقت جو تحریک عدم تشدد کی آڑ میں شروع کی گئی ہے - وہ تشدد کی صورت اختیار کر کے رہے گی - اور انقلاب پر منتج ہوگی - انقلاب کے بعد ڈکٹیٹری حکومت ہو سکتی ہے - جمہوری نہیں - اخبار دل

صندلی پوڈر: مستورات کے ایام ماہواری کے عام نقائص کو دور کر کے خون پیدا کرنے اور بھوک لگانے میں بےنظیر ہے - قیمت ۴ر تولہ
قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی